سوال

(416)وہ امور جن کے پیش نظر خاوند کی طلاق کا اعتبار نہیں کیا جا سکتا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

وہ کون سے امور ہیں جن کے پیش نظر خاوند کی طلاق کا اعتبار نہیں کیا جاتا اوراس کے طلاق دینے کے باوجود بیوی مطلقہ نہیں ہوتی؟ قرآن وحدیث کی روشنی میں جواب دیں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

جب شوہر عاقل، بالغ اور مکلف ومختار ہو تو اس کی طلاق کا اعتبار کیا جاتا ہے اوراس کی طلاق سے بیوی مطلقہ ہو جاتی ہے، اس کے برعکس اگر نابالغ ہے یا حالت نشہ میں ہے یا وہ اس قدر شدید غصہ میں ہو کہ طلاق کے نقصان کو سمجھنے سے عاجز ہو جائے اوراسے مدہوش کر دے تو ایسے حالات میں اس کی طلاق کا کوئی اعتبار نہیں ہوتا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے: ’’تین شخص مرفوع القلم ہیں، سویا ہوا آدمی حتیٰ کہ وہ بیدار ہو جائے، بچہ حتیٰ کہ وہ بالغ ہو جائے اور مجنون حتیٰ کہ وہ سمجھنے لگے۔‘‘ [1]

اسی طرح جو شخص مجبور ہو اوراس سے زبردستی طلاق لی گئی ہو، اس کی طلاق کا بھی اعتبار نہیں ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: ’’زبردستی طلاق اور جبری آزادی کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔‘‘ [2]

اہل علم نے ’’اغلاق‘‘ کا یہ معنی کیا ہے کہ زبردستی اور شدید غصہ کی حالت کو اغلاق کہا جاتا ہے، اسی طرح ایسے شخص کی طلاق کا بھی کوئی اعتبار نہیں ہے جو نشہ میں مدہوش ہو، ایسا نشہ کہ عقل کو ماؤف کر دے اگرچہ نشہ کی وجہ سے گنہگار ہو گا لیکن اس کی طلاق کا کوئی اعتبار نہیں کیا جائے گا۔ (واللہ اعلم)

---

[1] ترمذی، الحدود: ۱۴۲۳۔

[2] ابوداود: ۲۱۹۳۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

محدث فتویٰ